Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۱ رمضان ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۷ ظہور ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۷ اگست ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۹۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۷ ظہور ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ۔ ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

ربوہ ۲۶ ظہور ۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی سورۃ الحدید کی تین آیات تلاوت کرنے کے بعد ان کا ترجمہ سنایا اور پھر ان کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ ایمان کا لفظ ان تین باتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے (۱) دل ایمان کی تصدیق کرے (۲) زبان اس کا اقرار و اعلان کرے اور (۳) اعمال اس ایمان کی گواہی دیں ۔ گویا ایمان کی حقیقت کا اصل تعلق دل کے ساتھ ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا کی کوئی مادی طاقت کسی کے دل میں نہ ایمان داخل کر سکتی ہے اور نہ نکال سکتی ہے ۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپؐ کے صحابہؓ کی مکی زندگی اس امر کی شاہد ہے کہ ہر قسم کے شدید ترین مظالم کا نشانہ بنانے کے باوجود کفارِ مکہ ان کے قلوب سے ایمان کو نہ نکال سکے ۔ حضور نے فرمایا درحقیقت ایمان باللہ کا گہرا تعلق محبت و عشق کے جذبہ کے ساتھ ہے ۔ جب ایک شخص اللہ تعالیٰ کے حُسن و احسان کے جلووں کو دیکھ کر اس پر ایمان لاتا ہے تو اس کا دل عشق و محبت کے جذبہ سے بھر جاتا ہے جس کے نتیجہ میں لامحالہ زبان پر بار بار اس کا ذکر آتا ہے اور اعمال بھی اس کی گواہی دیتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں میں دو گروہوں یعنی صدیق اور شہید کا ذکر کیا ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات سے چند اقتباس پڑھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام کی تصریحات کی رُو سے صدیق وہ ہے جو کہ سچائی کے کمال کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل حاصل کرے اور پھر اس پر قائم ہو جائے اور شہید وہ ہے جو اس قدر قوتِ ایمان حاصل کرے کہ گویا اس نے خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا وہ ہر طرح کی قضا و قدر پر شرحِ صدر سے راضی ہو جائے ۔ ہر ابتلاء (باقی صفحہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مردانِ خدا میں محبتِ الٰہی کا نور ہوتا ہے وہ پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں

ایک شاہانہ استغنا ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے وہ دُنیا کو مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں

"مردانِ خدا جو خدا تعالیٰ سے محبت اور مودت کا تعلق رکھتے ہیں وہ صرف پیشگوئیوں تک اپنے کمالات کو محدود نہیں رکھتے ان پر حقائق و معارف کھلتے ہیں اور دقائق و اسرارِ شریعت اور دلائل لطیفہ حقانیت ملت کے ان کو عطا ہوتے ہیں اور اعجازی طور پر ان کے دل پر دقیق در دقیق علوم قرآنی اور لطائف کتابِ ربانی اُتارے جاتے ہیں اور وہ ان فوق العادت اسرار اور سماوی علوم کے وارث کئے جاتے ہیں جو بلا واسطہ موہبت کے طور پر محبوبین کو ملتے ہیں اور خاص محبت ان کو عطا کی جاتی ہے اور ابراہیمی صدق و صفا ان کو دیا جاتا ہے اور رُوح القدس کا سایہ ان کے دلوں پر ہوتا ہے وہ خدا کے ہو جاتے ہیں اور خدا ان کا ہو جاتا ہے ان کی دعائیں خارق عادت طور پر آثار دکھاتی ہیں ان کے لئے خدا غیرت رکھتا ہے وہ ہر میدان میں ... فتح پاتے ہیں ان کے چہروں پر محبتِ الٰہی کا نور چمکتا ہے ان کے در و دیوار پر خدا کی رحمت برستی ہوئی معلوم ہوتی ہے وہ پیارے بچہ کی طرح خدا کی گود میں ہوتے ہیں ۔ خدا ان کے لئے اس شیر مادہ سے زیادہ غصہ ظاہر کرتا ہے جس کے بچے کو کوئی لینے کا ارادہ کرے ۔ وہ گناہ سے معصوم وہ دشمنوں کے حملوں سے معصوم وہ تعلیم کی غلطیوں سے بھی معصوم ہوتے ہیں وہ آسمان کے بادشاہ ہوتے ہیں خدا عجیب طور پر ان کی دعائیں سُنتا ہے اور عجیب طور پر ان کی قبولیت ظاہر کرتا ہے ... ذوالجلال کا خیمہ ان کے دلوں میں ہوتا ہے اور ایک رعبِ خدائی ان کو عطا کیا جاتا ہے اور شاہانہ استغنا ان کے چہروں سے ظاہر ہوتا ہے ۔ وہ دُنیا اور اہلِ دنیا کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی کمتر سمجھتے ہیں فقط ایک کو جانتے ہیں اور اسی ایک کے خوف کے نیچے ہر دم گداز ہوتے رہتے ہیں ... وہ دُنیا کا نور اور اس ناپائیدار عالم کا ستون ہوتے ہیں ۔ وہ سچا امن قائم کرنے کے شہزادے اور ظلمتوں کے دُور کرنے کے آفتاب ہوتے ہیں ... کوئی ان کو پہچانتا نہیں مگر خدا ۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۷ ظہور ۱۳۵۶ ہش

۲۷ اگست ۱۹۷۷ء

کامیابی کے ضامن نو بنیادی اوصاف

اللہ تعالیٰ جس جماعت یا قوم پر حق کو دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری ڈالتا ہے اس کا یہ فرض ہوتا ہے کہ اس کے افراد نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کر کے اپنی زندگیوں کو اس نہج پر ڈھالتے چلے جائیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کے مورد بنے رہیں تاکہ انہیں غلبۂ حق کے لئے بھرپور اور کامیاب جدوجہد کرنے اور کرتے چلے جانے کی توفیق ملتی چلی جائے۔ اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل کے طرزِ عمل کو ان کے بعد میں آنے والی قوموں کے لئے بطور نمونہ پیش کیا اور ان کے لئے ضروری قرار دیا کہ وہ بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حق کو غالب کرنے اور غالب رکھنے کے لئے جدوجہد کرتی چلی جائیں۔ جہاں تک حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسلوں کے قابلِ تقلید نمونہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝"

(البقرہ آیت ۱۳۱)

ترجمہ: اور اس شخص کے سوا جس نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا ہو ابراہیم کے دین سے کون اعراض کر سکتا ہے اور ہم نے یقیناً اسے اس دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیک لوگوں میں داخل ہوگا۔

اسی پر بس نہیں بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی برگزیدہ اولاد نے غلبۂ حق کی جدوجہد کو کامیابی سے جاری رکھنے کی خاطر اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کا آئینہ دار بنانے کے سلسلہ میں جو قابلِ تقلید نمونہ پیش کیا اللہ تعالیٰ نے اگلی آیات میں اس کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

"اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۖۚ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝"

(البقرہ آیات ۱۳۲ تا ۱۳۴)

ترجمہ: اور جب اس (یعنی ابراہیم) کے ربّ نے اسے کہا کہ (ہماری) فرمانبرداری اختیار کر۔ اس نے (جواب میں) کہا میں (تو پہلے ہی سے) تمام جہانوں کے ربّ کی فرمانبرداری اختیار کر چکا ہوں اور ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور (اسی طرح) یعقوبؑ نے بھی (اپنے بیٹوں کو) اس بات کی تاکید کی (اور کہا کہ) اے میرے بیٹو! اللہ نے یقیناً اس دین کو تمہارے لئے چن لیا ہے۔ پس ہرگز نہ مرنا مگر اس حالت میں کہ تم (اللہ کے) پورے فرمانبردار رہو۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ پر موت (کی گھڑی) آئی (اور) جب اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم تیرے معبود اور تیرے باپ دادوں ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی، جو ایک ہی معبود ہے۔ عبادت کریں گے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

ان آیات میں اگرچہ غلبۂ حق کی خاطر اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کا آئینہ دار بنانے کے سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آئندہ نسلوں کے نیک اور قابلِ تقلید نمونہ کا ذکر کیا گیا ہے تاہم یہ نمونہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روحانی اولاد اور ان کی نسلوں پر بھی حاوی ہے اس لئے کہ احکامِ الٰہی کی اطاعت اور فرمانبرداری کا جہاں تک تعلق ہے اس میں جسمانی ہی نہیں بلکہ ساری روحانی اولاد یکساں شریک ہوتی ہے اور ان میں قطعاً کسی قسم کی کوئی تفریق نہیں ہوتی۔ سو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسمانی ہی نہیں بلکہ تمام روحانی اولاد یعنی ان کے جملہ متبعین بھی نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرتے چلے گئے اور اللہ تعالیٰ کے سب سے پہلے گھر کی آبادکاری اور تعمیرِ بیت اللہ کے مقاصد کی تکمیل کا فریضہ ادا کرتے چلے گئے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی دعا رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ (البقرہ آیت ۱۳۰) کے عملاً پورا ہونے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے ظہور کا وقت آ گیا اور اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی بنیاد پڑی اور بیک وقت حق کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری امتِ محمدیہ کے کندھوں پر ڈالی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کے افراد کی رہنمائی کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی جسمانی اور روحانی اولاد کے نمونہ کو خاص طور پر بیان کر کے انہیں اس نمونہ کو اپنانے اور نسلاً بعد نسلٍ اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرتے ہوئے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے اور کرتے چلے جانے کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی جسمانی اور روحانی اولادوں اور نسلوں کے نمونہ کا ذکر کرنے کے بعد آئندہ زمانہ کے افراد کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝"

(البقرہ آیت ۱۳۵)

ترجمہ: یہ (یعنی حضرت ابراہیمؑ اور ان کی جسمانی و روحانی اولادیں اور نسلیں) وہ جماعت ہے جو (اپنا زمانہ پورا کر کے) فوت ہو چکی ہے۔ جو کچھ اس نے کمایا (اس کا نفع نقصان) اس کے لئے ہے اور جو کچھ تم نے کمایا (اس کا نفع نقصان) تمہارے لئے ہے۔ اور جو کچھ وہ کرتے تھے اس کے متعلق تم سے کچھ نہیں پوچھا جائے گا (یعنی تم سے تو تمہارے اپنے عملی نمونہ کے متعلق باز پرس ہوگی کہ تم نے ابراہیمؑ اور اس کی نسل کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے غلبۂ اسلام کے لئے کیا جدوجہد کی)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد اور نسل میں غلبۂ حق کی خاطر اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرتے چلے جانے کا یہی جذبہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے امتِ محمدیہ کے افراد کیلئے اسوۂ حسنہ قرار دیا جیسا کہ انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

"قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِىْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ"

(الممتحنہ آیت ۵)

ترجمہ: ابراہیمؑ اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لئے ایک اچھا نمونہ موجود ہے۔

مسیح محمدی علیہ السلام کے پیرو ہونے کی حیثیت میں اس زمانہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسلوں کے نمونہ کو اپناتے ہوئے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے اور اس کی راہ میں نسلاً بعد نسلٍ جدوجہد کرتے چلے جانے کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہے ہمارے لئے بھی از بس ضروری ہے کہ ہم نسلاً بعد نسلٍ اپنی زندگیوں کو اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری کا آئینہ دار بنانے اور غلبۂ اسلام کی خاطر جانی و مالی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان نصائح اور وصایا کو جو حضورؑ نے اپنی کتاب "کشتی نوح" میں "ہماری تعلیم" کے زیرِ عنوان درج فرمائی ہیں اپنا دستور العمل بنائیں اور نسلاً بعد نسلٍ ان کا عملی نمونہ پیش کرتے چلے جائیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے مورد بنے رہیں اور اسلام ہمارے ذریعہ دنیا میں غالب آتا چلا جائے۔ حضور علیہ السلام کی یہ نصائح اور وصایا قرآن مجید اور احادیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین خلاصہ ہیں۔ اور انہی نصائح اور وصایا پر بدل و جان عمل پیرا ہونے کی خلفائے سلسلہ احمدیہ بھی تلقین فرماتے چلے آ رہے ہیں خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصائح اور وصایا کو مزید خلاصہ کے طور پر نو بنیادی صفات کی شکل میں ۱۹۶۸ء میں احباب کے سامنے رکھا تھا اور انہیں اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو ان اوصاف سے متصف کرنے اور کرتے چلے جانے کی نہایت پر زور الفاظ میں تلقین فرمائی تھی۔ یاد دہانی کے طور پر فی الوقت ہم حضور ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ نو اوصاف کو ہدیۂ قارئین کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو ابراہیمی نمونہ پیش کرتے ہوئے غلبۂ اسلام کے لئے جدوجہد کرتے چلے جانے کی توفیق ملتی چلی جائے۔ حضور نے جلسۂ سالانہ منعقدہ ۱۱ تا ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء کے موقع پر احبابِ جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

" اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرے اور اس کے بندے دنیا کے دل اس کے لئے جیتیں اور

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم تعبیر الرؤیا اور اس کے عجائبات

(محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ ربوہ)

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد عالمِ رؤیا کی آسمانی شہادتوں کا دریا خلفاءِ احمدیت کی حقانیت کے لئے بھی رواں دواں ہے۔ اس ضمن میں بعض خوابوں کا ذکر مناسب ہوگا:۔

(الف) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری سفر لاہور سے قبل خواب میں دیکھا کہ "وہ چوبارہ پہ گئی ہیں اور وہاں حضرت مولوی نورالدین صاحب ایک کتاب لئے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیکھو اس کتاب میں میرے متعلق حضرت صاحبؑ کے الہامات ہیں اور میں ابوبکر ہوں۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۳۷)

(ب) حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے ۲۹ مارچ ۱۹۴۲ء کو بتایا کہ "حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے آخری ایام میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا کہ آپ (یعنی حضرت سیدنا محمودؓ۔ ناقل) خلیفہ ہو گئے ہیں اور لوگ آپ کی بیعت کر رہے ہیں۔ میرا یہ رؤیا سچا تھا اور پورا ہوگیا۔" آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے پھر بیعت کیوں نہ کی؟ تو انہوں نے کہا کہ "رؤیا میں مجھے تو نہیں کہا گیا تھا کہ میں بھی بیعت کروں۔ رؤیا میں حضرت میاں صاحب کے خلیفہ دوم بننے کی خبر تھی سو وہ پوری ہو گئی۔"

(الفرقان اپریل ۱۹۴۲ء صفحہ ۲۲)

حضرت مصلح موعودؓ اکثر یہ لطیفہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ماسٹر صاحب کے دل میں چونکہ نورِ سعادت و ایمان تھا اس لئے خدا کے فضل و کرم سے وہ ۱۹۴۴ء میں نظامِ خلافت سے وابستہ ہوگئے اور حضرت مصلح موعودؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کر لی۔

(ج) آغا محمد عبدالعزیز صاحب فاروقی (بھڈانہ تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی) نے ۱۹۳۰ء میں "کوکب دُرّی" کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس کے صفحہ ۵ پر حسب ذیل خواب درج کی:۔

"آفتاب ایک پرندہ کی شکل میں متمثل ہوگیا۔ اس کے چار پر تھے۔ پہلے پر کے اگلے حصہ پر نور لکھا ہوا تھا اور دوسرے پر کے ½ حصہ پر محمود۔ تیسرے پر کے عین وسط میں ناصرالدین اور چوتھے پر اہلبیت۔ ان چاروں پروں کے زیر ایک زرد چادر اور ایک سرخ چادر تھی۔ سرخ چادر زمین پر گر پڑی اور زرد چادر آفتاب میں سما گئی۔"

(د) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ۱۹۴۲ء کے قریب ایک خواب دیکھی جس میں "خلیفہ ناصرالدین" اور "خلیفہ صلاح الدین" کا ذکر آتا تھا۔ حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے پوری خواب الفرقان اپریل ۱۹۴۴ء میں شائع فرما دی اور لکھا کہ "خلیفہ صلاح الدین" سے مراد حضرت خلیفہ ثانی کا دعویٰ مصلح موعود ہے۔

(ہ) جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل نے اپنی مشہور تالیف "بشاراتِ رحمانیہ" طبع دوم کے صفحہ ۵۰ پر ۱۹۵۸ء کی ایک اہم خواب درج کی ہے۔ یہ خواب جناب عبدالسلام صاحب ڈاڈر ضلع ہزارہ کی ہے:۔

"میرے ایک غیر مبائع دوست تھے جن کے ساتھ عرصہ سے اختلافی مسائل پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا اور ساتھ ساتھ دعائیں بھی اس کے لئے کرتا رہا۔ چنانچہ ۱۹۵۸ء میں میں نے ایک خواب دیکھی کہ وہ مجھے خواب میں کہہ رہے ہیں کہ مجھے آپ کی جماعت کی صداقت کا انکشاف ہوگیا ہے اور وہ اس طرح کہ میں نے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو ایسی حالت میں دیکھا کہ وہ مجدد ہیں۔" چنانچہ میں نے یہ خواب اپنی نوٹ بک میں درج کر لی اور ۱۹۵۸ء کے بعد بھی اس کے ساتھ تبادلہ خیال کرتا رہا اور دعائیں بھی جاری رکھیں اور اس عرصہ کے دوران اُسے بہت کچھ تسلی ہوگئی اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اُسے توفیق دی کہ اس نے اگست ۱۹۶۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانیؓ کے بابرکت عہدِ خلافت میں بیعت فارم پر کر کے بیعت کر لی اور اب خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت مخلص احمدی ہے۔ خدا تعالیٰ استقامت عطا فرمائے آمین۔ ان کا اسمِ گرامی خورشید عالم صاحب ہے۔ والسلام عبدالسلام آر۔ این۔ گورنمنٹ سنی ٹوریم ڈاڈر براستہ مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ"

(بشاراتِ رحمانیہ جلد اول صفحہ ۵۰)

سوم

۳۔ اہل اللہ کا تجربہ ہے کہ خوابیں بسا اوقات ظاہری صورت بھی پکڑ جاتی ہیں۔ چنانچہ تذکرۃ الاولیاء (باب ۴۷) میں لکھا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ جلاء رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ میں قیام فرما تھے۔ کئی دن فاقہ سے رہے بالآخر نڈھال ہو کر روضہ نبویؐ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے یہاں مہمان آیا ہوں۔ خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے آپ کو روٹی عنایت فرمائی۔ آدھی آپ نے کھالی۔ بیدار ہوئے تو باقی آدھی آپ کے ہاتھ میں موجود تھی۔ اسی کتاب میں ایک آتش پرست شمعون کا قصہ درج ہے کہ مرض الموت میں اس نے حضرت حسن بصریؒ سے کہا ستر سال میں نے آتش پرستی کی ہے اب چند سانس رہ گئی ہیں کیا تدبیر کر سکتا ہوں؟ حضرت حسنؒ نے کہا تدبیر آسان ہے کہ تو مسلمان ہو جا۔ شمعون نے کہا اگر آپ خط لکھ دیں کہ حق تعالیٰ مجھ پر عذاب نہ کرے گا تو میں ایمان لے آؤں۔ آپ نے خط لکھ دیا۔ شمعون نے کہا بصرہ کے معتبر شخصوں سے اس پر گواہی کرا دیجئے۔ جب گواہی ہوگئی تو آپ نے خط اس کو دیدیا۔ شمعون ہائے ہائے کر کے رو پڑا اور اسلام لے آیا۔ حضرت حسنؒ کو وصیت کی کہ میں مر جاؤں تو آپ اپنے ہاتھ سے قبر میں رکھیں اور یہ خط میرے ہاتھ میں رکھ دیں کہ کل میری یہی حجت ہوگی۔ پھر کلمہ پڑھ کر مر گیا۔ حضرت حسنؒ نے اس کی وصیت پوری کر دی اور اسے دفن کر دیا۔ بہت سے لوگوں نے اس کی نماز پڑھی۔ حضرت حسنؒ اُس رات اندیشہ سے نہ سوئے۔ تمام رات نماز میں رہے۔ آپ ہی آپ کہتے تھے میں نے کیا کیا۔ میں خود غرق ہوں دوسرے ڈوبتے کا ہاتھ کیسے پکڑوں گا۔ مجھ کو اپنے ملک پر کچھ قدرت نہیں خدا کے ملک پر میں نے کیسی مہر کر دی۔ اسی اندیشہ میں سو گئے تو شمعون کو دیکھا کہ شمع کی طرح تاج سر پر اور حلہ بدن پر پہنے ہوئے ہنستا ہوا مرغزار بہشت میں پھر رہا ہے۔ پوچھا شمعون تو کیسا ہے۔ کہا کیا پوچھتے ہو جیسا آپ دیکھ رہے ہیں۔ اللہ نے مجھ کو اپنے جنت میں اُتارا اور اپنے فضل سے دیدار دکھایا اور جو لطف میرے حق میں فرمایا وہ بیان و عبارت میں نہیں آ سکتا۔ یہ خط لیجئے کہ اس کی حاجت نہیں۔ جب حسنؒ خواب سے بیدار ہوئے تو خط ہاتھ میں دیکھا۔ (ظہیر الاصفیاء ترجمہ اردو تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۳۵، ۳۶)

جماعت احمدیہ کے ممتاز عالمِ ربانی حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب رضی اللہ عنہما کے استاد حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کا بیان ہے کہ:۔

"ایک دن میں نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ سبق کی انتظار میں بیٹھے بیٹھے کھانے کا وقت گزر گیا۔ حتیٰ کہ ہمارا حدیث کا سبق شروع ہوگیا۔ میں بھوک کی پرواہ نہ کر کے سبق میں مصروف ہوگیا۔ ذرا آنکھ لگی کہ میں بخوبی سبق پڑھنے والے طالبعلم کی آواز سن رہا تھا اور سب کچھ دیکھ رہا تھا کہ یکایک سبق کی آواز مدھم ہوتا گیا اور میرے کان اور آنکھیں باوجود بیداری کے سننے اور دیکھنے سے رہ گئے۔ اس حالت میں میرے سامنے کسی نے تازہ بتازہ تیار کیا ہوا کھانا لا رکھا۔ گھی میں تلے ہوئے پراٹھے اور بھنا ہوا گوشت تھا۔ میں خوب مزے لے کر کھانے لگ گیا۔ جب میں سیر ہوگیا تو میری حالت منتقل ہوگئی اور پھر مجھے سبق کی آواز سنائی دینے لگ گیا مگر اس وقت تک بھی میرے منہ میں کھانے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لذّت موجود تھی اور میرے پیٹ میں سیری کی طرح ثقل محسوس ہوتا تھا اور سچ مچ جس طرح کھانا کھانے سے تازگی ہو جاتی ہے وہی تازگی اور سیری مجھے میسّر تھی۔ حالانکہ کسی اور نے مجھے کھانا کھاتے دیکھا تھا۔" (کلامِ امیر صفحہ ۵۵ مشمولہ بدر حصہ دوم ۳۱ اکتوبر ۱۹۱۲ء)

چہارم

۴۔ خوابوں کے بعض نظارے بظاہر بہت خطرناک دکھائی دیتے ہیں مگر ان کی تعبیر ایمان افروز ہوتی ہے۔ امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور خواب ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ آپ آنحضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزارِ اقدس سے حضورؐ کی استخوان مبارک جمع کر رہے ہیں اور ان میں سے بعض کو پسند کرتے ہیں۔ آپ اس خواب کی ہیبت سے بیدار ہو گئے اور معبّرِ اسلام حضرت ابن سیرینؒ کے ایک رفیق سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم اور حفظِ سنّت میں اس درجہ تک پہنچو گے کہ اس میں متصرف ہو جاؤ گے اور صحیح کو سقیم سے علیحدہ کر دو گے۔ چنانچہ یہ خواب لفظاً لفظاً پوری ہوئی۔

(ظہیر الاصفیاء ترجمہ تذکرۃ الاولیاء باب ۱۸ صفحہ ۱۹۵ ناشر مطبع اسلامیہ لاہور)

اسی طرح تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسویؒ (اردو ترجمہ نافع السالکین) میں لکھا ہے:۔

"ایک روز حضرت قبلہ نے حلقہ نشین علماء کے سامنے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے دونوں پاؤں کے نیچے مصحف حمید یعنی قرآن مجید ہے اور میں اس کے اوپر کھڑا ہوا ہوں، اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟ سارے علماء اس خواب کی تعبیر بیان کرنے سے عاجز آ گئے۔ پس آپ نے مولوی محمد عابد سوکری علیہ الرحمۃ کو۔ جو بڑے متبحّر اور متدیّن عالم تھے، طلب کیا اور ان کے سامنے خواب بیان کیا۔ مولوی صاحب آداب بجا لائے اور کہا کہ مبارک ہو کیونکہ قرآن شریف عین شریعت ہے اور جناب والا کے دونوں قدم ہر زمانہ میں جادۂ شریعت پر مستحکم رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔ چنانچہ یہ عمدہ تعبیر ہر کسی کے فکر و عقل کے مطابق تھی لہذا سب کو پسند آئی۔" (تذکرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی صفحہ ۱۵۶، ۱۵۷)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۰۹ میں یہ روایت سپردِ قلم فرمائی کہ:۔

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ جب گورداسپور میں کرم الدین کے ساتھ حضرت صاحبؑ کا مقدمہ تھا تو ایک دفعہ میں نے خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ حضرت صاحبؑ کو امرتسر میں سُولی پر لٹکایا جائے گا تاکہ قادیان والوں کو آسانی ہو۔ میں نے یہ خواب حضرت صاحب سے بیان کیا تو حضرت صاحب خوش ہوئے اور کہا کہ یہ مبشر خواب ہے۔ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ حضرت صاحبؑ سُولی پر چڑھنے کی یہ تعبیر کیا کرتے تھے کہ عزت افزائی ہو گی۔"

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے راقم الحروف کے نام ایک ملفوف میں اسی نوعیت کا ایک دوسرا خواب ارسال فرمایا۔ یہ ۲۰ جون ۱۹۶۲ء کی تحریر ہے اور غیر مطبوعہ ہے۔ خواب اور اس کی تعبیر آپ کے الفاظ مبارک ہی میں درج ذیل ہے:۔

"مجھے خیال آیا کہ ایک حضرت امّاں جان کا خواب جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی پیدائش سے پہلے ایام حمل میں آپ کو آیا تھا وہ بھی لکھ دوں شاید کام آئے۔

حضرت امّاں جانؓ نے میرے پاس دو تین بار پُرانی باتوں کے سلسلہ میں اس کا ذکر کیا۔ فرماتی تھیں کہ جب تمہارے بڑے بھائی میاں محمود پیدا ہونے کو تھے تو میں نے خواب دیکھا کہ میرا نکاح "مرزا نظام الدین" سے پڑھا جا رہا ہے مجھے اس خواب کو دیکھ کر اتنا سخت صدمہ تھا کہ میں تین روز برابر روتی رہی نہ کھایا نہ پیا جاتے رنج و غم سے بُرا حال تھا کہ یہ میں نے کیا دیکھا۔ مرزا نظام الدین تو دشمن ہے۔ تمہارے ابا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) بہت [illegible] ہو کر بار بار پوچھتے مگر میں [illegible] خواب آیا ہے۔ آخر [illegible] میں نے [illegible] خواب آیا ہے۔ آپ خوش ہو کر بولے کہ اتنا مبارک اتنا مبشر خواب تم نے تین دن مجھ سے چھپائے رکھا اور روتی رہیں۔ تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ نام پر غور کرتا تھا، وہ مرزا نظام الدین مراد نہیں جو تم سمجھیں وغیرہ۔ غرض ایسی چند باتیں تھیں۔ زیادہ تفصیل الفاظ مجھے یاد نہیں مطلب یہی تھا امّاں جانؓ فرماتی تھیں کہ تمہارے ابا کو جب اتنا خوش دیکھا اور انہوں نے سمجھایا تب جا کر میرا دل ٹھہرا۔"

پنجم

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علمِ تعبیر کا یہ بنیادی نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ "ہر شخص کی خواب اس کی ہمت اور استعداد کے موافق ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۰۲)

حضورؑ نے اس نکتہ کی وضاحت میں ایک دلچسپ مثال دی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"خوابوں کی تعبیر ہر ایک کے حال کے موافق مختلف ہوا کرتی ہے۔ ایک دفعہ ابن سیرین کے پاس ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں گوڑے کے ڈھیر پر ننگا کھڑا ہوں۔ ابن سیرین نے کہا کہ اگر کوئی اور شخص کافر یا فاسق اس خواب کو بیان کرتا تو میں اس کی تعبیر اور بیان کرتا مگر تو اس تعبیر کے لائق نہیں۔ اس لئے سن کہ گوڑے اور کھاد سے مراد یہ ہے کہ تیرے صفات حسنہ سب لوگوں پر کھلے ہیں کیونکہ ننگا ہونے سے انسان کا سب ظاہر ہو جاتا ہے اس طرح لوگ تیری خوبیاں دیکھ رہے ہیں۔ تو مطلب اس سے یہ ہے کہ صالح آدمی کی خواب کی تعبیر اور ہوتی ہے اور شقی کی اور۔"

(البدر جلد ۱ [illegible])

تعبیر الرؤیا الصغیر لابن سیرین میں ایک حکایت لکھی ہے کہ:۔

"ایک شخص محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں اذان دے رہا ہوں تو اس کی تعبیر فرمائی تیرے دونوں ہاتھ کاٹے جائیں گے۔ پھر دوسرا آدمی حضرت کی خدمت میں آیا حالانکہ پہلا شخص ابھی گیا نہ تھا۔ اس نے بھی اسی طرح کا خواب بیان کیا کہ گویا میں اذان دے رہا ہوں تو اس کی تعبیر میں فرمایا کہ تو حج کرے گا۔ اس پر آپ کے ہمنشینوں نے سوال کیا کہ دونوں میں کیا فرق تھا، خواب تو برابر تھے تو آپ نے جواب دیا کہ پہلے شخص کو دیکھا تو اس کی پیشانی شر کی پیشانی معلوم ہوتی تھی تو میں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے تعبیر دی کہ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُھَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسٰرِقُوْنَ (یعنی پھر ایک آواز لگانے والے نے آواز لگائی کہ اے قافلے والو! تم چور ہو) اور دوسرے شخص کی پیشانی میں نے نیکی کی دیکھی تو اللہ تعالیٰ کے اس قول سے تعبیر بتائی کہ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ (اور اعلان کر دو لوگوں میں حج کا) چنانچہ جس طرح آپ نے تعبیر بتائی اسی طرح ہوا۔" (تعبیر الرؤیا الصغیر" از محمد بن سیرین" طبع دوم مطبعہ مصطفی البابی الحلبی و اولادہٗ مصر صفحہ ۹)

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ عنہ نے حیاتِ قدسی جلد ۴ صفحہ ۱۱۹-۱۲۰ میں اپنا ایک نہایت حقیقت افروز واقعہ لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا صاحبؓ مارچ ۱۹۱۹ء کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے قادیان تشریف لے گئے جہاں رات کو آپ نے رؤیا دیکھی کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں رہتا ہوں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قیامگاہ بھی دار المسیح میں ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے آپ کو خالص مُشک سے بھری ہوئی ایک ڈبیہ عطا فرمائی جس کے بعد آپ نے حضرت ابراہیمؑ کی خدمت میں آیت اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا پڑھ کر عرض کی کہ منصب امامت کا عطا کرنا تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ آپ نے زیادہ توجہ سے دیکھا تو حضرت ابراہیمؑ کی جگہ آپ کو سیّدنا محمود المصلح الموعودؓ نظر آئے۔ اگلے دن حضرت مصلح موعودؓ نے نماز ظہر و عصر کے بعد "عرفانِ الٰہی" کے موضوع پر روح پرور لیکچر دیا جو عشاء کے وقت تک جاری رہا۔ تقریر ختم ہوئی تو حضورؓ نے بلند آواز سے اعلان فرمایا کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نماز مغرب و عشاء کی پڑھائیں لیکن لوگ تھکے ہوئے ہیں اس لئے نماز مختصر پڑھائی جائے۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحبؓ نے خلیفہ موعود کے ارشادِ مبارک کی تعمیل میں ہزارہا کے مجمع کو نماز مغرب و عشاء پڑھائی۔ اس خواب سے یہ حقیقت نیّر النہار

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۳۲۵۸:

میں امۃ السبوح زوجہ مرزا مسرور احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۶/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰۰۰ روپے

زیور طلائی ۱۳ تولہ مالیتی -/۶۵۲۸۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: امۃ السبوح دار الصدر شرقی ربوہ

گواہ شد: مرزا مسرور احمد وصیت نمبر ۱۹۰۲۸ خاوند موصیہ۔ گواہ شد: مرزا غلام احمد دار الصدر شمالی۔ ربوہ

مسل ۲۳۲۵۹:

میں منور احمد قمر ولد چوہدری غلام حیدر صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سدوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۶/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۷۵ دینار بحرینی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: منور احمد سدوکی ڈاکخانہ جسوکی ضلع گجرات۔ گواہ شد: منظور احمد ملک ولد علی محمد کھوکھر غربی ضلع گجرات۔ گواہ شد محمد اصغر ولد احمد خان گونیکی ضلع گجرات

مسل ۲۳۲۶۰:

میں رحمت بی بی بیوہ چوہدری محمد لطیف صاحب قوم الراعی پیشہ خانہ داری عمر ۹۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر -/۳۲۰ روپے لے کر استعمال کر چکی ہوں۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت گزارہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۵ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: رحمت بی بی ۲۱۹/A پیپلز کالونی نمبر ۲ لائلپور۔ گواہ شد: سعید احمد ناصر ولد چوہدری رحیم بخش صاحب صدر حلقہ پیپلز کالونی لائلپور۔ گواہ شد: مقصود احمد ۲۴۱/A پیپلز کالونی۔ لائلپور

مسل ۲۳۲۶۱:

میں بشیر احمد غیور ولد سید اصغر حسین شاہ قوم سید پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۷/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۱۵ روپے بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: بشیر احمد غیور معرفت مسجد احمدیہ نارنگ منڈی۔ گواہ شد: محمد اسلم ولد مہر دین صاحب صدر جماعت احمدیہ نارنگ منڈی۔ گواہ شد: صوفی احمد دین ولد شہاب الدین صاحب زعیم انصار اللہ نارنگ منڈی۔

مسل ۲۳۲۶۲:

میں جمیل احمد قمر ولد چوہدری محمد انور صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت -/۵۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: جمیل احمد قمر دار الیمن وسطی ربوہ

گواہ شد: افضال احمد باجوہ کارکن دفتر وصیت

گواہ شد: اکبر علی ولد غلام محمد رحیم حلقہ دار الیمن وسطی ربوہ۔

اداریہ بقیہ صفحہ (۲)

بنی نوع انسان اسلام کے فیوض و برکات سے فائدہ اٹھائیں۔ ان برکات کے انتشار کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے اس لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد ان نو بنیادی خوبیوں کو اپنے اندر پیدا کرے اور یہی وہ خوبیاں ہیں جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے اندر پائی جاتی تھیں اور جن کے باعث اللہ تعالیٰ کا فضل ان کے شامل حال ہوا اور انہوں نے دنیا میں بے نظیر کامیابیاں حاصل کیں۔ وہ بنیادی خوبیاں یہ ہیں:۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی (۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت۔ (۳) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع (۴) اس عقل کا پیدا ہونا اور اسے منور اور روشن کرنا جو برائیوں سے روکتی ہے (۵) تدبر کو اس کے کمال تک پہنچانا (۶) مسابقت کی روح پیدا کرنا یعنی ہر شخص کوشش کرے کہ وہ دوسروں سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں دینے والا بن جائے (۷) یہ جذبہ جنون کی حد تک پہنچا ہوا ہو کہ ہم نے ساری دنیا میں پھیل جانا ہے (۸) رضاکارانہ خدمت کا جذبہ پیدا کیا جائے (۹) توکل کو اس معیار پر پہنچایا جائے کہ جہاں صرف اور صرف خدا تعالیٰ پر ہی بھروسہ ہو اور دل اس یقین سے پر ہو کہ اللہ تعالیٰ ہمارا کارساز ہے اور وہ ہمارے سب کام کر سکتا ہے۔"

(الفضل۔ ۱۹ جنوری ۱۹۷۷ء)

الغرض ان بنیادی اوصاف کو اپنے اندر اور اپنی آئندہ نسلوں میں پیدا کئے بغیر ہم ابراہیمی نمونہ پر عمل پیرا ہونے اور اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمارے لئے ضروری اور لازمی فرض ہے کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنی آئندہ نسلوں کو ان بنیادی اوصاف سے متصف کرتے چلے جائیں تا ہم غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔

علم تعبیر الرؤیا۔ بقیہ ص ۴

کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ آسمانی بشارات کا نزول ہر شخص کے دائرہ استعداد، مقام، منصب اور روحانی قوت و طاقت کے مطابق ہوتا ہے۔ حضرت مولانا راجیکی رضی اللہ عنہ کی خواب میں اشارہ حضرت حافظ روشن علی صاحب کی امامت کرانا تھا مگر اِنِّی جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کی عظیم الشان تجلی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام جیسے مقدس و مطہر وجود پر ہوئی تو انہیں ماموریت کی شاہی خلعت سے سرفراز کیا گیا۔ (باقی)

درخواست دعا

خاکسار کا بچہ جس کا پچھلے دنوں سول ہسپتال لاہور میں اپریشن ہوا تھا۔ بفضل اللہ تعالیٰ صحت یاب ہے البتہ کمزوری کافی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(عبد القادر محافظ خزانہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہدیداران جماعت فطرانہ اور عید فنڈ جمع کرنے کیلئے خاص کوشش فرمائیں

رمضان کے مبارک ایام میں احباب روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادات اور صدقہ وخیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ وخیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب اور حصولِ فضل کا ذریعہ ہے اس کی ادائیگی ہر مومن مرد عورت حتیٰ کہ ہر نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے جو نقدی کی صورت میں ۲ روپے ۷۵ پیسے فی کس بنتی ہے۔ پوری شرح سے ادائیگی کی عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے بھی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ½ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ نظام سلسلہ کے تحت مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے باقی رقم مقامی طور پر مستحق غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔ کوشش کی جائے کہ عید الفطر سے قبل یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔

(۲) فطرانہ کے علاوہ عید فنڈ کی وصولی کی طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے اُس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے فرد کے لئے ایک روپیہ تھی اب چونکہ احباب کی آمدنیاں خدا کے فضل سے بہت بڑھ چکی ہیں اِس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسبِ استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رُو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا ترقیوں کا موجب بنائے۔ آمین

نوٹ:۔ ربوہ کے جملہ محلہ جات کے صدر اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ حسبِ سابق فطرانہ کا ½ حصہ دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروائیں باقی رقم حلقہ کے غرباء میں تقسیم کی جا سکتی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ضرورت نگران تعمیرات صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کو اپنی تعمیرات کی دیکھ بھال اور نئی عمارتوں کی تعمیر کی نگرانی کے لئے ماہرِ فن مستعد اور مخلص دوست کی ضرورت ہے جو اِس صیغہ کے افسر صیغہ کی حیثیت سے کام کرے گا۔ تنخواہ حسبِ قابلیت دی جائے گی۔ چالیس سال سے کم عمر کے کارکن کو صدر انجمن کے قواعد کے مطابق مفت علاج۔ رخصتوں۔ پنشن و P.F. کے حقوق حاصل ہونگے۔ چالیس سال سے زائد عمر کے دوست جن کی صحت اچھی ہو وہ بھی درخواست دے سکتے ہیں بالمقطع الاؤنس پر رکھا جائے گا وہ حسبِ قواعد علاج، رخصتیں اور دیگر مراعات حاصل کر سکیں گے۔

مرکزِ سلسلہ میں رہائش کے خواہشمند دوستوں کے لئے بہت اچھا موقع ہے درخواست دہندگان اپنی درخواستیں امیر یا صدرِ مقامی کے ذریعہ معہ نقول سرٹیفکیٹ و عمر جلد بھجوا دیں۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ضروری تصحیح

فضلِ عمر درس القرآن کلاس منعقدہ ۱۹۷۷ء کے نتیجہ معیار دوم طلباء میں نمبر شمار (۲۱) پر مسرور احمد جاوید کی بجائے محمد انور جاوید پڑھا جائے۔

(۲) نتیجہ معیار دوم طالبات میں نمبر شمار ۲۷۹ پر امۃ الودود صاحبہ رولنمبر ۸۴۲ کے حاصل کردہ نمبر ۹۰ ہیں اس لئے نمبر ۹۶ کی بجائے ۹۰ پڑھے جائیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن)

جاپان میں تبلیغِ اسلام

مکرم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔ اے مبلغ جاپان اپنے خط محررہ ۳۰ جولائی ۱۹۷۷ء میں یہ اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

۴ جولائی سے ۷ جولائی تک CHUD UNIVERSITY میں اسلامی لاء کانفرنس منعقد ہوئی جس میں اسلامی قوانین کی تاریخ اس کی تفاصیل اور اسکے مختلف پہلوؤں پر مقالے پڑھے گئے۔ حاضرین میں زیادہ تعداد اس یونیورسٹی کے شعبہ قانون کے طلباء کی تھی۔ کانفرنس کے آخری روز اس یونیورسٹی کے شعبہ قانون کے سربراہ سے (جن کے زیرِ انتظام یہ کانفرنس منعقد ہوئی) خاکسار نے ملاقات کی اور کانفرنس میں زیرِ غور آنے والے مسائل پر تبادلۂ خیالات کیا۔ اِس سلسلہ میں ان سے مزید اور قدرے تفصیلی ملاقاتوں کا پروگرام ہے۔

مارچ کے آخر میں ہماری جماعت کی طرف سے جاپان میں اسلامی لٹریچر کی ایک نمائش منعقد ہوئی تھی جو کہ اپنی نوعیت کی پہلی نمائش تھی۔ اِس بارہ میں دو جاپانیوں کے خطوط اخبارات میں شائع ہوئے جن میں انہوں نے نمائش کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور بعض سوالات بھی دریافت کئے۔ خاکسار نے ان سوالات کے جواب پر مشتمل ایک خط لکھا جو کہ جاپان ٹائمز میں شائع ہوا۔ خاکسار نے اِس خط میں قرآن مجید کی فضیلت و عظمت کے اظہار کے سلسلے میں دُنیائے اسلام کے ممتاز حفاظ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا بھی ذکر کیا۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جاپان کی سرزمین میں اسلام کی تبلیغ واشاعت اور اس کی ترقی کے سامان پیدا فرمائے اور اِس سلسلے میں ہمارے مبلغ کی مساعی میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین

شکریۂ احباب و درخواستِ دعا

میری اہلیہ عائشہ بیگم ۳۰ جون کو فوت ہو گئی تھی۔ میرے بہت سے عزیزوں اور دوستوں کی طرف سے پاکستان اور بیرونی ممالک سے ہمدردی اور تعزیت کے خطوط ملے جن کا مَیں نے حتی الوسع جواب دینے کی کوشش کی لیکن ۳ اگست کو مَیں غسلخانہ میں گر گیا اور میرا بازو ٹوٹ گیا اِس لئے بعض دوستوں کو جواب نہیں لکھ سکا مَیں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ میرے بازو کے ٹھیک جڑنے کے لئے دوستوں سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ مجھے جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے۔

(خاکسار عطا محمد سابق ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ معرفت افضل برادرز گول بازار، ربوہ)

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور تکلیف اسے برنگِ انعام نظر آئے جو اس کے صحنِ سینہ کو حلاوت و لذت سے بھر دے حتیٰ کہ اگر جان بھی قربان کرنی پڑے تو وہ اسے بھی بصد شوق خدا کے حضور پیش کر دے۔

آخر میں حضور نے فرمایا یہ رمضان کا مبارک مہینہ ہے جس کا دعا اور قبولیتِ دعا سے خاص تعلق ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے ایمان کی حقیقت پر قائم کر دے اور ہمیں صدیق اور شہید کا مقام عطا کرے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴